25A

وفاقی اور صوبائی ہائر ایجوکیشن کمیشن کی جدید سفارشات کی روشنی میں مرتب شدہ

رہبر مطالعہ پاکستان

(لازمی)

ایسوسی ایٹ ڈگری پروگرام

پروفیسر منظور احمد

پروفیسر امتیاز احمد

قریشی برادرز پبلشرز

2-اردو بازار لاہور پاکستان

042-37232294

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جملہ حقوق بحق پبلشر محفوظ ہیں

All right reserved. No part of this publication may be reproduced, stored in a retrieval system, or transmitted, in any form of by any means, electronic, mechanical, photocopying, recording or otherwise, without the prior permission of the writer and the publisher as well. This book is sold subject to the condition that is shall not, by way of trade of otherwise, be lent, re-sold, hired out or otherwise circulated without the publisher's prior consent in any form of binding or cover other than that in which it is published and without a similar condition including this condition bring imposed on the subsequent purchaser.

اس کتاب کا کوئی جملہ یا لائن بغیر تحریری اجازت کے چھاپنا پبلی کیشنز ایکٹ کے تحت قانوناً جرم ہے۔

ضروری انتباہ!

یہ کتاب وسیع مطالعہ، تدریسی تجربہ، مشاہدہ اور تحقیق کا حاصل ہے۔ قانونی، مذہبی اور اخلاقی تقاضا ہے کہ اس کی نقل نہ کی جائے۔ جو پبلشرز، پریس، بائنڈرز اور تھوک و پرچون بک سیلرز جعلی ایڈیشن چھاپتے یا بیچتے پائے گئے تو ان کے خلاف کاپی رائٹ ایکٹ کے تحت قانونی کارروائی کی جائے گی۔

جدید ترمیم شدہ ایڈیشن

اشاعت ______ 2021ء—2020ء

قیمت ______ -/237.50 روپے

طابع ______ عبدالوحید قریشی

مطبع ______ اقبال انور پرنٹرز

زیر نظر کتاب بہت احتیاط اور تحقیق کے بعد مرتب کی گئی ہے اور حسب استطاعت کوشش کی گئی ہے کہ اس میں کسی لفظ، جملے یا اعراب کی غلطی نہ رہے۔ اس کے باوجود اگر قارئین کتاب میں کسی قسم کی غلطی پائیں تو ادارے کو مطلع فرما کر شکریہ کا موقع دیں تا کہ آئندہ ایڈیشن کو بہتر بنایا جا سکے۔

شکریہ: قریشی برادرز پبلشرز

25C

"تمام کائنات پر صرف خدائے بزرگ و برتر کو اقتدارِ اعلیٰ حاصل ہے اور اس کی طرف سے مقرر کردہ اختیارات کی حدود میں رہتے ہوئے حاکمیت کے اختیار کا استعمال پاکستانی عوام کے پاس ایک مقدس امانت ہے"

(1985ء میں آٹھویں ترمیم کے ذریعے اس دیباچہ کو آئین کے متن میں شامل کرلیا گیا ہے۔)

② مملکت کا نام: 1956ء اور 1962ء کے دساتیر کی طرح اس دستور میں بھی ملک کا نام "اسلامی جمہوریہ پاکستان" رکھا گیا ہے۔

③ سرکاری مذہب: 1973ء کے آئین کی دفعہ نمبر 2 کے تحت واضح طور پر کہا گیا ہے کہ پاکستان کا سرکاری مذہب اسلام ہوگا۔

④ مسلمان کی تعریف: پہلی مرتبہ موجودہ آئین میں مسلمان کی تعریف کی گئی ہے۔ اس کی رو سے مسلمان ہونے کی شرائط حسبِ ذیل ہیں:

(i) اللہ تعالیٰ کی وحدانیت پر ایمان ہو۔

(ii) رسول اللہ ﷺ کی نبوت اور آپ ﷺ کے آخری نبی ہونے پر ایمان ہو۔

(iii) آسمانی کتب پر ایمان ہو اور قرآن پاک کے اللہ تعالیٰ کی آخری کتاب ہونے پر ایمان ہو۔

(iv) قیامت کے دن پر ایمان ہو۔

(v) قرآن پاک اور رسول اللہ کی سنت پر ایمان ہو۔

⑤ صدر اور وزیراعظم: 1973ء کے آئین کے تحت صدر اور وزیراعظم دونوں کا مسلمان ہونا ضروری ہے۔ جبکہ سابقہ آئین کے تحت صرف صدر کا مسلمان ہونا ضروری تھا۔

⑥ قادیانی غیر مسلم ہیں: 1974ء میں آئین میں دوسری ترمیم کی گئی جس کے تحت مرزا غلام احمد قادیانی کے پیروکاروں کو غیر مسلم قرار دیا گیا۔

⑦ اسلامی قوانین کی تدوین: آئین کی دفعہ 227 کے تحت اس عزم کا اظہار کیا گیا کہ موجودہ تمام قوانین کو اسلامی اصولوں کے مطابق ڈھالا جائے گا اور آئندہ کوئی قانون قرآن و سنت کے منافی نہیں بنایا جائے گا۔ تاہم غیر مسلم اقلیت کے پرسنل لاز (Personal Laws) کو متاثر نہیں کیا جائے گا۔

⑧ نظریہ حیات پر عمل: پالیسی کے اصولوں میں واضح کیا گیا ہے کہ قرآن پاک اور اسلامی تعلیمات کو لازمی قرار دیا جائے گا۔ قرآن پاک کی غلطیوں سے پاک طباعت کا انتظام کیا جائے گا۔

⑱ خواتین کے لیے الگ جامعات کا قیام: چادر اور چاردیواری کی حفاظت کے تحت خواتین کی اعلیٰ تعلیم کے لیے الگ جامعات کے قیام کا منصوبہ بنایا گیا جس کے تحت لاہور، کراچی میں خواتین کے لیے علیحدہ یونیورسٹیوں کے قیام کا منصوبہ بھی زیر غور تھا۔

⑲ شریعت بنچ (سپریم کورٹ): وفاقی شرعی عدالت کے تحت دی گئی سزاؤں کی اپیل کیلئے شریعت بنچ کے نام سے سپریم کورٹ میں ایک عدالت کا قیام عمل میں لایا گیا تاکہ اپیل کے ساتھ ساتھ قانونی نکات کی توضیح کی جاسکے اور اسلامی قانون کے سلسلے میں بحث مباحثہ بھی ہوسکے۔

⑳ نماز باجماعت کا بندوبست: سکولوں، کالجوں، یونیورسٹیوں اور دفاتر میں وقفہ نماز باجماعت کا اہتمام کیا گیا تاکہ چھوٹی سطح سے اوپر تک اسلام کے اس اہم رکن کی ادائیگی کو یقینی بنا کر بچوں اور بوڑھوں کو نماز باجماعت کا عادی بنایا جائے۔

㉑ مرزئی اور عبادت گاہیں: 1973ء کے دستور کے تحت مرزئیوں کو اقلیت قرار دے کر مسلمانوں کی صف سے خارج کر دیا گیا تھا۔ لیکن وہ اپنی عبادت گاہوں کو مسجدوں کا نام دیتے تھے۔ باقاعدہ اذان دیتے اور مسلمانوں کی طرح نماز ادا کرتے تھے۔ حالانکہ ان کے عقیدے کے مطابق وہ حضرت محمد ﷺ کو آخری نبی تسلیم نہیں کرتے تھے جس کی بنا پر وہ مسلمان کہلانے اور مسلمانوں کی طرح عبادت کرنے کے مستحق نہ تھے۔ بھٹو کے دور میں مرزئیوں کو مسلمانوں کی صف سے خارج کر دیا گیا تھا، اب ضیاء الحق نے ان پر پابندی لگادی کہ وہ اپنی عبادت گاہوں کو مسجد کا درجہ نہیں دے سکتے اور نہ ہی وہاں پر مسلمانوں کی طرح اذان دے سکتے ہیں۔

㉒ قومی لباس کی پابندی: سابقہ ادوار میں کسی حکمران نے لباس کے متعلق کچھ نہیں کیا تھا، جس کی وجہ سے جس قسم کا لباس زیب تن کرنا چاہا کر لیا۔ کسی نے روک ٹوک نہ کی لیکن ضیاء الحق نے آتے ہی کوٹ پینٹ کی جگہ قومی لباس پہننے کی پابندی عائد کر دی۔ چنانچہ دفتروں میں ہر درجہ کے ملازمین شلوار قمیض یا کرتہ پہن کر دفتر آنے لگے اور کوٹ پینٹ کی نمائش ختم ہوگئی۔

㉓ قومی زبان رائج کرنا: انگریزوں نے اپنے دور حکومت میں ملکی زبان انگریزی کر دی تھی۔ چنانچہ دفاتر میں تمام خط و کتابت انگریزی زبان میں ہوتی تھی۔ حکمرانوں کے خطابات انگریزی زبان میں ہوتے تھے۔ ضیاء الحق نے اس طرف خاص توجہ دی اور اردو کو پاکستان کی قومی زبان قرار دے کر دفاتر

25E

حفاظت کی جاتی ہے۔ دنیا بھر سے آنے والے سکھ یاتریوں کو غیر معمولی طور پر سہولتیں فراہم کی جاتی ہیں۔ صوبہ پختونخوا میں انہیں کابینہ میں بھی نمائندگی حاصل ہے۔

عیسائی برادری: عیسائی پورے پاکستان میں جابجا آباد ہیں۔ وہ زمینوں کے مالک ہیں۔ آفیسر رینک تک کی سرکاری ملازمتیں کرتے ہیں۔ تمام شہروں اور دیہاتوں میں ان کے گرجاؤں، اعلیٰ تعلیمی اداروں اور ہسپتالوں کا جال بچھا ہوا ہے۔ ان کی مشنیریاں پورے ملک میں متحرک ہیں۔ پرنٹ میڈیا سے لے کر الیکٹرانک میڈیا تک انہیں پوری آزادی حاصل ہے۔ تمام شہروں میں ان کے وسیع کاروبار پھیلے ہوئے ہیں۔

احمدی اقلیت: ختم نبوت پر ہر مسلمان کا ایمان ہے۔ احمدی چونکہ مرزا غلام احمد کو نبی مانتے ہیں اس لئے ستمبر 1974ء سے انہیں غیر مسلم قرار دے دیا گیا ہے۔ اس کے باوجود قیام پاکستان سے لے کر آج تک کثرت سے کلیدی عہدوں اور وزارتوں پر فائز رہے ہیں۔ ان کی کثیر تعداد کا شمار طبقہ امراء میں ہوتا ہے۔ ان کے مرکزی مقام ربوہ کی حیثیت آج بھی منی ریاست کی ہے۔ ان کا ہیڈ کوارٹر لندن میں ہے۔ ان پر اسلامی شعائر کے استعمال کی پابندی ہے لیکن عملی صورت یہ ہے کہ یہ تمام اسلامی شعائر استعمال کرتے ہیں۔ سعودی عرب نے ان پر حج وعمرہ کی پابندی لگا رکھی ہے۔

پاکستان میں سرکاری اسامیوں پر بھرتی کیلئے غیر مسلموں کا کوٹہ مقرر ہے۔ نیز ان کے ذاتی تنازعات ومعاملات کے فیصلے ان کے پرسنل لاز کے مطابق کئے جاتے ہیں۔

دنیا کے تمام ترقی یافتہ اور ترقی پذیر ممالک میں اقلیتوں کے حوالے سے ناخوشگوار واقعات آئے روز وقوع پذیر ہوتے رہتے ہیں۔ بھارت میں مساجد کو گرانا، مسلمانوں کے ہر نقش کو مٹانا اور انہیں گاجر مولی کی طرح کاٹ ڈالنا۔ آئے روز کا معمول ہے۔ تقریباً 70 سال سے کشمیری، بھارتی ریاستی دہشتگردی کا شکار ہیں۔ صوبہ گجرات دس ہزار بے گناہ مسلمانوں کا قاتل مودی آج بھارت کا وزیر اعظم ہے۔ اسے امریکہ نے ناپسندیدہ شخصیت قرار دے رکھا تھا۔ ہندو اپنے سوا شودروں سمیت سب کو ملیچھ سمجھتے ہیں۔

یہودیوں نے اپنے آپ کو خدا کے بیٹے قرار دے کر باقی سب کو چنڈال قرار دے رکھا ہے۔ خود یورپ کا یہ حال ہے کہ سفید فام اقوام جو تہذیب وتمدن کی ٹھیکیدار بنی بیٹھی ہیں، کالی قوموں کو برابری کے لائق نہیں سمجھتیں امریکہ میں حبشی باشندوں سے تعصب روا رکھا جاتا ہے۔ جنوبی ومشرقی افریقہ میں تو گوروں اور کالوں کے گرجے الگ الگ ہیں۔

پاکستان میں اقلیتوں کے ساتھ، بالخصوص توہین رسالت کے حوالے سے کوئی اِکا دُکا واقعہ ہو جائے تو مسیحی دنیا تعصب کی عینک چڑھا کر اسے خوب اچھالتی ہے تاکہ مسلمانوں کو بدنام کیا جائے۔

بالخصوص پاکستان کو جو عالمِ اسلام میں واحد ایٹمی طاقت ہے، ہنود و یہود اور مسیحی دنیا کی آنکھوں میں خار بن کر کھٹکتا ہے۔

ہم آہ بھی بھرتے ہیں تو ہو جاتے ہیں بدنام
وہ قتل بھی کرتے ہیں تو چرچا نہیں ہوتا

بنیادی حقوق پر عملدرآمد کی صورتحال

پاکستان 1956ء تک آئین سے محروم رہا اس لئے عوام کو بنیادی حقوق نہ مل سکے۔ 23 مارچ 1956ء کو پہلے آئین کا نفاذ ہوا۔ اس میں بنیادی حقوق کی فراہمی کا انتظام کیا گیا۔ لیکن 7 اکتوبر 1858ء کو جنرل ایوب خاں نے ملک میں مارشل لاء لگا کر آئین کو منسوخ کر دیا۔ اس اقدام کے نتیجے میں عوام پھر بنیادی حقوق سے محروم ہو گئے۔ ایوبی حکومت نے 8 جون 1962ء کو نیا آئین تشکیل دے کر نافذ کر دیا جس میں عوام کو بنیادی حقوق نہ دیئے گئے۔ ازاں بعد بھرپور عوامی احتجاج کے بعد مجبوراً حکومت کو عوام کو حقوق دینا پڑے۔ 25 مارچ 1969ء کو جنرل یحییٰ خاں نے 1962ء کا آئین منسوخ کر کے ملک میں دوسرا مارشل لاء لگا دیا۔ عوام ایک بار پھر اپنے بنیادی حقوق سے محروم ہو گئے۔ 16 دسمبر 1971ء کو مشرقی پاکستان کی علیحدگی کے بعد ذوالفقار علی بھٹو نے اقتدار سنبھالا۔ انہوں نے پاکستان کو متفقہ اور متوازن آئین دیا۔ جو 14 اگست 1973ء کو نافذ کیا گیا۔ لیکن 5 جولائی 1977ء کو جنرل ضیاء الحق نے تیسرا مارشل لاء لگا کر آئین معطل کر دیا۔ 1985ء میں غیر جماعتی الیکشن کے نتیجے میں محمد خاں جونیجو کی سربراہی میں مارشل لاء کی چھتری کے نیچے حکومت قائم ہوئی۔ جنرل ضیاء بدستور صدارت کے عہدے پر فائز رہے۔ آٹھویں آئینی ترمیم کے تحت وہ بے پناہ اختیارات کے ملک بن چکے تھے۔ 1988ء میں انہوں نے جونیجو کی حکومت برطرف کر کے اسمبلیاں تحلیل کر دیں۔ اب نئے انتخابات کا اعلان کیا گیا۔ لیکن 17 اگست 1988ء کو طیارے کے ایک حادثے میں جاں بحق ہو گئے۔ 1988ء میں بے نظیر بھٹو نے وزارت عظمیٰ کا عہدہ سنبھالا۔ 1999ء تک لولی لنگڑی جمہوری حکومتیں بنتی ٹوٹتی رہیں۔ 12 اکتوبر 1999ء کو جنرل مشرف نے ایک اور مارشل لاء لگا کر بنیادی حقوق معطل کر دیئے۔ 2003ء سے 2008ء تک جنرل مشرف کے زیر سایہ نام نہاد جمہوری حکومت چلتی رہی۔ 2008ء میں نئے الیکشن ہوئے اور یوسف رضا گیلانی کی سربراہی میں پیپلز پارٹی کی حکومت قائم ہوگئی۔ صدر مشرف رخصت ہوئے۔ ان کے بعد آصف علی زرداری نے صدارت کا عہدہ سنبھالا۔ مئی 2013ء میں مسلم لیگ (ن) نے میاں نواز شریف کی سربراہی میں وزارت تشکیل دی جواب تک قائم ہے۔ 2008ء سے تادم تحریر عوام کو بنیادی حقوق حاصل ہیں اور